38105 ـ خاوند كو خدشہ ہے كہ بيوى كى موت كا سبب وہ خود ہے

سوال

اثنائے حمل مشكلات كے باعث ميرى بيوى فوت ہوگئى ہم اكثر فون پر ايك دوسرے سے جھگڑتے تھے، ليكن جب ولادت كا وقت قريب آيا تو ميں اپنے ملك گيا اور اس كے ساتھ ہاسپٹل ميں رہا، ہم آپس كى سارى مشكلات بھول گئے اور ميں آخرى ايام اس كے ساتھ ہاسپٹل ميں ہى بسر كيے، تقريبا پندرہ ہزار ريال اس كے علاج پر صرف كيا ليكن وہ جانبر نہ ہو سكى.
ميرا سوال يہ ہے كہ: آيا وہ اس ليے فوت ہوئى كہ ميں اس سے رابطہ نہيں كرتا تھا، اور اس نے اس معاملہ كو حقيقى طور پر ليتے ہوئے دل پر لگا ليا جس كے نتيجہ ميں وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ كا شكار ہوئى اور مر گئى ؟
ميرى ساس كہتى ہے كہ اس كى موت كا سبب ميں ہوں كيونكہ ميں بيوى كو كافى رقم نہيں بھيجتا تھا، اور اس ليے بھى كہ ميرى والدہ اسے اپنے ميكے نہيں جانے ديتى تھى، اور ميں اسے رقم بھى زيادہ نہيں ديتا تھا، برائے مہربانى ميرى مدد كريں، كيونكہ ميں گناہ كا احساس كرتا ہوں كہ كہيں اس كى موت كا سبب ميں خود نہ ہوں.

ہمارى شادى محبت كى شادى تھى، ليكن چھوٹے معاملات ميں ہمارا آپس ميں جھگڑا ہو جايا كرتا تھا، ليكن ميں نے كبھى اس كى موت كى تمنا تك نہ كى تھى.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم دعا گو ہيں كہ اللہ سبحانہ و تعالى آپ كى بيوى كو اپنى جوار رحمت ميں جگہ دے، اور اسے شہيد كا اجروثواب نصيب فرمائے؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے:

" اللہ كى راہ ميں شہيد ہونے والے كے علاوہ سات قسم كے افراد شہيد ہيں "

ان ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حمل يا ولادت كے باعث فوت ہونے والى عورت كا ذكر كيا ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (3111) سنن نسائى حديث نمبر (1846) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے یہ بھی دعا ہے کہ آپ اور آپ کے سسرال والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور آپ کو دنیا و آخرت میں اس کا نعم البدل عطا کرے.

دوم:

بلاشك و شبہ زندگی اور موت اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہے، اور ہر ایك کی موت کا وقت مقرر اور طے شدہ ہے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اس اللہ نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا ہے تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے الملك (2).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اس اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے الاعراف (158).

چنانچہ کوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے بغیر کسی دوسرے کے لیے نہ تو نفع کا مالك ہے، اور نہ ہی نقصان کا مالك، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ:

" روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تك دنیا سے نہیں نکلےگی جب تك وہ اپنا وقت پورا نہ کر لے، اور جب تك وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، اس لیے روزی کی طلب میں اچھا طریقہ اختیار کرو، اور روزی میں تاخیر تمہیں اس پر مت ابھارے کہ تم اللہ کی معصیت و نافرمانی کے ساتھ روزی طلب کرنے لگو، کیونکہ اللہ کے پاس جو ہے وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ ہی حاصل ہو سکتا ہے "

اسے طبرانی نے (8 / 166) روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ حسن قرار دیا ہے.

سوم:

یاد رکھیں کہ شریعت اسلامیہ نے ہر چیز کے ساتھ حسن سلوك اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1955).

حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی بتایا کہ ایك عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کیونکہ

اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیا، اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کر لے، بلکہ اسے باندھے رکھا حتی کہ وہ مر گئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2242)؛

یہ تو ایك جانور کے متعلق تھا، یہ سوچیں کہ انسان کی بیوی کے بارہ میں کیا خیال ہوگا جو کہ اس کی دنیا و آخرت میں ساتھی ہے، کہ شریعت اسلامیہ نے بیوی کے ساتھ حسن سلوك کرنے کا کتنا حکم دیا ہوگا ؟

اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم عورتوں کے ساتھ حسن سلوك کا معاملہ اختیار کرو " صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468).

اور سنن ترمذی میں درج ذیل الفاظ ہیں:

" یہ عورتیں تو تمہارے پاس قیدی ہیں "

امام ترمذی کہتے ہیں: یعنی یہ عورتیں تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں.

سنن ترمذی حدیث نمبر (1163).

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی کی موافقت کی اور کہا ہے کہ یہ الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس اخلاق اچھا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے لیے اخلاقی طور پر اچھا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

چہارم:

اوپر کی سطور سے آپ کو علم ہوا کہ آپ نے اپنی بیوی سے رابطہ میں کمی کر کے کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے، حالانکہ وہ بیمار تھی اور اس حالت میں تو بیوی کی مزاج پرسی کا اور بھی زیادہ خیال کیا جاتا ہے، اور پھر آپ میں

اختلافات تو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں تھے جیسا کہ آپ نے سوال میں بھی بیان کیا ہے؟!

پھر آپ نے بیوی کے نفقہ اور اخراجات میں کوتاہی کیسے کی حالانکہ کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل سے بیوی کا نان و نفقہ تو واجب ہے، جیسا کہ المغنی (9 / 229) میں درج ہے.

اور جب آپ کی والدہ نے اس کے خلاف آپ کو حکم دیا تو آپ کے لیے اس میں والدہ کی اطاعت نہیں ہے، کیونکہ اللہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی، اور آپ کو گناہ کا احساس اپنی جگہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نیکی حسن اخلاق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اور تم اس پر لوگوں کو مطلع ہونے کو ناپسند کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2553).

لیکن یہ گناہ اس حد تك نہیں جاتا کہ آپ کی بیوی کی موت کا سبب بن جائے، کیونکہ یہ سبب بالواسطہ ہے، اور عام طور پر یہ سبب براہ راست قتل نہیں کرتا، آپ نے سوال میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کی بیوی کی وفات حمل میں مشکلات کے باعث ہوئی، خاص کر آپ نے آخری ایام اپنی بیوی کے ساتھ ہاسپٹل میں بیوی کے ساتھ رہ کر بہت اچھا کیا اور اس کے علاج معالجہ کے اخراجات بھی برداشت کیے، ان شاء اللہ یہ آپ کے لیے کفارہ بن جائیگا.

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے اور بیوی کے لیے کثرت سے استغفار کیا کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ بیوی کے لیے دعا کے علاوہ بیوی کی جانب سے صدقہ و خیرات بھی کریں، اور اس کے خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوك اور ان کی عزت و اکرام کریں، اور ا نکی جانب سے بیٹی کی وفات کے باعث آپ جو بھی اذیت و تکلیف ہو اس پر صبر و تحمل سے کام لیں، جو کچھ ہو چکا ہے اس میں آپ کو مستقبل کے لیے عبرت و نصیحت ہونی چاہیے، تا کہ آئندہ دوبارہ اس طرح کا عمل نہ کریں.

واللہ اعلم .